ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

قومی سیرت "رحمۃ للعالمین" اتھارٹی کا قیام اغراض و مقاصد اور تحقیقات کے لیے لائحہ عمل کا جائزہ

Establishment of the National Seerat رحمۃ للعالمین Authority and review of the action plan for the Investigation

Dr. Abdul Ghaffar (corresponding author)
Director Seerat Chair/Assistant Professor
Department of Islamic Studies, University of Okara, Okara

Saima Anwar
M.Phil Islamic Studies, Minhaj University, Lahore

Abstract

Thanks to the restructuring of Islamic sciences and social sciences, "biographical studies" has become a regular field, under this, a lot of work has been done for its dissemination and publication in the country's universities and research has been presented in view of contemporary requirements. One of the academic, Pakistani and research works that is being done from various angles and dimensions for the broadcasting of Seerat studies is the establishment of Seerat biographical chairs in national universities. Scholars know that the main purpose of any chair towards which His teachings are attributed to the chair and his teachings have to be made feasible in terms of various research aspects. Tahtaddua "وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا." Hafiz Ibn Qayyim writes in "Zad al-Ma'ad fi Hadi Khair al-Abad" that Hazrat Ayesha's decree "كان خلقه القرآن" was written. Acquiring the knowledge of the Prophet's life is obligatory on every Muslim. Because happiness is based on the guidance and guidance brought by the Messenger of Allah. To achieve this happiness, to solve problems, analyze and plan for the future, the establishment of Sirah Chairs in universities in Pakistan, goals and objectives and thoughtful thoughts. What has been the role of tact and problem identification and how can this work be further enhanced. It has been presented in the form of a review of literature. It is hoped that the people in charge of Seerat Chairs will consider this solution and will consider it as a blessing and will be helpful and supportive in advancing this mission and mutual connections, coordination and academic cooperation will also be developed. In this paper, basically, the process plan for the establishment, purposes and objectives and investigation of the National رحمۃ للعالمین for the Worlds Authority will be provided to work at every national level on the biography of the Prophet ﷺ so that it can be worked on effectively.

Keywords: National Seerat رحمۃ للعالمین Authority; Investigation; social sciences; Universities in Pakistan

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ [1]

پاکستان اسلامی جمہوریہ ایک نظریاتی اسلامی ریاست ہے اس کی تمام اکائیوں قبائل، لِسانی گروہوں، خطّوں اور علاقوں میں اسلام ہی مشترک قدر ہے اور یہی وَٱعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ ٱللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُواْ۔[2]

کا تقاضا ہے کلمہ شہادتین میں کلمہ توحید تمام الہامی مذاہب کی مشترکہ میراث ہے "والانبياء اخوة ودينهم واحد"[3]

کی بنیاد پر تمام انبیاء ورُسل نے اسی کلمہ توحید کی دعوت کو عام کیا "إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ"[4]

جس کا آغاز جناب سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا اسکا اختتام "الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا"[5]۔ اور یہی آیت مبارکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ختم نبوت ورسالت کی اہم دلیل قرار پائی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام بنی نوع انسانیت کیلئے ہادی ورہنما بنا کر مبعوث فرمایا: قُلْ يَآيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔[6] اسی لئے آپ ﷺ کی ذات اور تعلیمات کو کامل نمونہ، اُسوہ حسنہ، لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔[7] قرار دیا گیا۔

---

[1] الانبیاء:107

[2] آل عمران:103

[3] ابو داود، سلیمان بن اشعث، السنن، دار السلام للطبع والنشر، الریاض 1999ء، حدیث 4324

[4] آل عمران:19

[5] المائدہ:3

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

انسانی زندگی اور تہذیب وتمدن میں وسعت کی وجہ سے یہ دنیا Global Village سے بھی آگے بڑھ کر Information Technology کی وجہ سے Global Hutt کا تصوّر پیش کر رہی ہے اس ہی کی وجہ سے ریاست وحکومت، دستور و قانون، معاشرت وتمدون، سفارت و بین الا قوامی تعلقات، اخلاقیات، جدید معیشت جیسے مضامین میں جزئیات اور تخصّص کی صورت میں ابحاث کا سلسلہ جاری ہے Discussions Dialogs اور سیرت کے اطلاقات کیوجہ سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کاملیت و جامعیت اور عملیت کا خوب اظہار ہو رہا ہے۔ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ اس عالمگیریت کی وجہ سے مسائل بھی بڑھ چکے ہیں خصوصاً معاشی، سماجی، طبی، سفارتی وغیرہ تو اس کے حل کے لیے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت اور تعلیمات کو ایک جامع مربوط نظام کی صورت میں پیش کرنا ایک عصری تقاضا ہے اس میں کوئی شک نہیں وطن عزیز میں اسکولز کالجز مدارس، یونیورسٹیز جامعات کی سطح پر مطالعہ سیرت النبی ﷺ کی تعلیم و تدریس پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے باقاعدہ نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ تعلیمات نبویہ کے فروغ نشر واشاعت کے لیے باقاعدہ ادارے قائم ہوچکے ہیں، یونیورسٹیز کی سطح پر سیرت چیئرز قائم ہوچکی ہیں۔ ریاست وحکومت کی سطح پر "رحمۃ للعالمین "اتھارٹی قائم ہوچکی ہے۔ وفاقی وزارت تعلیم کئی دھائیوں سے منظم انداز سے اس کے فروغ میں مصروف عمل ہے۔

"وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" [8] کے تحت یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ وَلَا يَخْلَقُ عَلَى كَثْرَةِ الرَّدِّ فاتلوه [9] کے مطابق اسی کے مطالعہ سے عجائب اور "اللؤلؤالمکنون"، دُرِّنایاب نکلتے رہیں گے۔

تحقیق کا بنیادی سوال

عُلوم اسلامیہ اور علوم سماجیات کی تشکیل نو کی بدولت "مطالعات سیرت "ایک باقاعدہ شعبہ بن چکا ہے، اسی کے تحت ملکی جامعات میں اس کی نشر واشاعت کے لیے بہت سا کام ہوچکا ہے اور عصری تقاضوں کے پیش نظر تحقیقات پیش کی گئی ہیں جس پر Review کے لیے راقم کی کتاب "قومی و بین الا قوامی یونیورسٹیز میں علومِ حدیث وسیرت کے تحقیقی مقالات (اشاریہ، تجزیہ، لائحہ عمل) "کا مطالعہ مفید رہے گا۔ علوم سیرت کی نشر واشاعت کے لیے مختلف زاویوں اور Dimensions سے جو علمی، عملی اور تحقیقی کام ہو رہا ہے اس میں سے ایک زاویہ ملکی جامعات میں سیرت چیئرز کا قیام ہے اہل علم جانتے ہیں کہ کسی بھی چیئر کا بنیادی مقصد جس کی طرف اس چیئر کو منسوب کیا جاتا ہے اس کی تعلیمات کو مختلف تحقیقی پہلوؤں کے اعتبار سے قابل عمل بنانا ہوتا ہے تو اس سے بڑی بات کیا ہو سکتی ہے کہ اس ہستی مبارک کی سیرت پاک پر تحقیقات پیش کی جائیں جس کے بارے میں فرمایا گیا وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا۔ [10] "اور اگر آپ ﷺ کی اطاعت کروگے تو ہدایت پاؤگے۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان "کان خلقہ القرآن" [11] حافظ ابن قیم ؒ زاد المعاد فی ہدی خیر العباد میں لکھتے ہیں۔

سیرت نبویہ ﷺ کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ کیونکہ سعادت دارین رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت ور ہنمائی پر مبنی ہے۔

اسی سعادت دارین کے حصول کیلئے، مسائل کا حل، تجزیہ اور آئندہ کے لیے لائحہ عمل کیلئے وطن عزیز میں قائم جامعات میں سیرت چیئرز کے قیام، اغراض و مقاصد اور غور و فکر تدبر اور مسائل کی نشاندہی کیلئے کیا کردار رہا ہے اور مزید اس کام کو کیسے آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔ ایک Review of Literature کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ سیرت چیئرز کے ذمہ داران ارباب حل وعقد اس پر غور فرمائیں گے ان کو سعادت سمجھتے ہوئے اس مشن کو آگے بڑھانے میں ممد و معاون ثابت ہوں گے اور باہم روابط، ہم آہنگی اور علمی تعاون بھی فروغ پائے گا۔

پاکستان میں مطالعہ سیرت کی ضرورت، اہمیت، ہیئت اور حقیقت کیا ہے؟ سب سے پہلے یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے، یہ ریاست اسلام کے نام پر قائم ہوئی ہے اور اس میں قرآن وسنت کے خلاف کوئی قانون یا جزو قانون نہ ہی وضع کیا جاسکتا ہے، نہ ہی نافذ کیا جاسکتا ہے اور اگر پہلے سے ریاست پاکستان میں ایسا کوئی قانون یا جزو قانون پایا جاتا ہے، جو قرآن وسنت کی روح کے مطابق نہ ہو تو ایسے قانون کا مطالعہ کر کے اسے قرآن وسنت کے مطابق بنایا جائے اسی مقصد کے لیے خصوصا وطن عزیز میں اس بارے میں مختلف سرکاری ادارے شریعہ کورٹس اسلامی نظریاتی کونسل اور نجی تنظیمیں اپنا اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔

اسی طرح سنت نبوی ﷺ کو اسلامی قانون کے بنیادی ماخذ ومصدر کی حیثیت سے اُجاگر کرنے کے لیے پاکستان میں دینی مدارس عظیم جامعات میں قائم مسانید سیرت، ماہرین سیرت ماہرین اسلامی شریعت اور محراب ومنہ اپنا اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

1) پاکستان کے تعلیمی نظام میں دو طرح سے سیرت طیبہ شامل ہے۔ ان دو اقسام کا مطالعہ نہ صرف ایک دوسرے سے جداگانہ ہے بلکہ ان دونوں اقسام کا پس منظر بھی مختلف ہے۔

پاکستان کی نامور جامعات میں مسانید سیرت (Seerat Chairs) قائم ہیں۔ جبکہ جامعہ پشاور میں مطالعہ سیرت کا شعبہ قائم ہے۔ نیز اسی طرح بین الا قوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں

[6] ۔ الاعراف: 158

[7] الاحزاب: 21

[8] الم نشرح: 4

[9] الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، الجامع، مطبعہ مصطفی البابی الحلبی، مصر، 1395ھ، حدیث 2906

[10] النور: 54

[11] احمد بن حنبل، المسند، بیت الافکار الدولیة، دارالفکر، بیروت، حدیث 11171

HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

بھی مطالعہ سیرت کا شعبہ فعال ہے۔ ان دونوں شعبوں کے زیر اہتمام ایم ایس اور پی ایچ ڈی کی اعلیٰ سطح تک کی نہ صرف تعلیم دی جاتی ہے بلکہ ان دونوں شعبوں میں سیرت نبوی کے تحقیقی منصوبے بھی تکمیل پذیر ہوتے ہیں۔ تاہم مسانید سیرت اور شعبہ ہائے سیرت کے کاموں کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ پاکستان کے قومی نصاب کے مطابق سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف اور چیدہ چیدہ اجزاء شامل نصاب کیئے گئے ہیں۔ چنانچہ تیسری جماعت سے لے کر آٹھویں جماعت کے طلبہ سیرت رسول ﷺ کا درس لیتے ہیں جبکہ نویں سے بارہویں جماعت کے طلبہ موضوعاتی سیرت پڑھتے ہیں۔ پاکستان کے بھاری بھر کم نصاب میں سیرت طیبہ کے ان اجزاء کو شامل کرنا خوش آئند بات ہے۔ تاہم پاکستان کی سابقہ حکومت (۲۰۱۸ – ۲۰۲۲ء) نے اپنے مرتبہ تعلیمی قومی نصاب (۲۰۲۰ء) میں وزیر اعظم کے حکم کی تعمیل میں سیرت نبوی کو مزید جگہ دینے کی طرف ابتدائی پیش قدمی کا اعلان کیا ہے، جس کے نتائج ظاہر ہونے میں کچھ وقت ضرور لگے گا۔ تاہم سیرت طیبہ کے حوالے سے یکساں نصاب تعلیم میں بہتری کے آثار پیدا ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ معلوم ہوا ہے کہ سیرت طیبہ اور ہماری زندگی کے نام سے سیرت نبوی کا اضافی مواد یکساں نصاب تعلیم کا حصہ بنایا جارہا ہے۔ پاکستان کی وزارت مذہبی امور شائع کردہ کتب سیرت پر ہر سال ولادت باسعادت کے موقع پر ربیع الاول کے مہینہ میں منتخب انواع واقسام کی کتب، مقالات اور مجلات کے سیرت نمبروں کو قدر انعامات سے نوازتی ہے۔

مطالعہ سیرت ﷺ کی اس ضرورت افادیت اہمیت تشنگی، کمیابی کو نہ صرف حکومت نے پوری شدت سے محسوس کیا ہے، بلکہ اس ملکی اور قومی صورت حال میں بہتری پیدا کرنے، نوجوان نسل کو درس سیرت دینے اور نبوی بنیادوں پر قائم ریاست مدینہ کا احیاء کرنے، اسلامو فوبیا کے بیانیے (Narrative) کا مدلل اور علمی جواب دینے نیز حیات رسول، اُسوہ حسنہ اور سیرت النبی کا حقیقی اور اصلی پیغام انسانوں تک پہنچانے کے لیے حکومت پاکستان نے ایک عظیم قومی ادارہ قائم کیا ہے جسے حقیقت بنانے کے لیے حکومت پاکستان نے ۱۲ اکتوبر ۲۰۲۱ء کو ایک صدارتی آرڈی نینس (XXV آف ۲۰۲۱) جاری کیا ہے جس میں یہ نیا مقتدر ادارہ سرکاری حلقوں میں قائم کرنے کا اعلان عام کیا گیا ہے۔ اس قومی اور وفاقی سطح پر قائم ہونے والے نئے مقتدر ادارے کا نام قومی رحمۃ للعالمین اتھارٹی رکھا گیا ہے۔ عالی جناب وزیر اعظم پاکستان اس ادارہ کے سرپرست اعلیٰ (Pateron in Chief) ہوں گے جبکہ اس اتھارٹی کا انتظامی ڈھانچہ چھ موقر ارکان پر مشتمل ہو گا جنہیں درج ذیل شعبوں کی ذمہ داری سونپی جائے گی ایک رکن سیرت اسکالر ہو گا۔

ایک رکن امور ابلاغیات و نشریات کا ماہر ہو گا۔

ایک رکن جدید انداز میں نئے موضوعات (سیرت) کا بیڑا اٹھائے گا۔

ایک رکن سیرت طیبہ سے متعلق تحقیقی امور کا ذمہ دار ہو گا۔

ایک رکن تعلیمی نصاب سازی کا ماہر ہو گا۔

ایک رکن عالمی تحقیق کا ماہر ہو گا۔ جو اسلام کے خلاف پیدا ہونے والی غلط فہمیوں او اسلاموفوبیا کا دندان شکن جواب دینے کی صلاحیت سے مزّین ہو گا۔ نئی قائم ہونے والی قومی رحمۃ للعالمین اتھارٹی کا آرڈی نینس فوری طور پر پورے پاکستان میں نافذ ہو گیا ہے۔ اس ادارے کا صدر مقام اسلام آباد میں ہو گا اس کے لیے باقاعدہ منشور بنایا گیا ہے، منشور کے نکات یہ ہیں:

قومی رحمۃ للعالمین اتھارٹی کا منشور اور اغراض و مقاصد

مندرجہ ذیل کام سرانجام دے گی:

1. ریاست مدینہ کا حقیقی تصور اجاگر کرنا، جو انصاف، قانون کی حکمرانی اور فلاحی ریاست کی بنیادوں پر قائم ہوئی اور جس میں معاشرے کی کردار سازی عمل میں لائی گئی۔
2. حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی زندگی میں معاشرتی، معاشی، سیاسی امور کے حوالے سے معاشرتی، معاشی اور اخلاقی اقدار کی نشان دہی کرنا اور انہیں پورے معاشرے اور افراد کی زندگیوں میں سمونا۔
3. حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ کے کلیدی عناصر سے پالیسی لائحہ عمل اور رہنمائی حوالہ مرتب کرنا اور ان کی تعلیم دینا، انہیں ترقی دینا ایسے کلیدی عناصر میں امن و سلامتی، ہمدردی، دوسروں کا احساس کرنا، بردباری، معلومات حاصل کرنا، ترقی، دانش مندی، صبر، قناعت، اخلاقی رویہ، معاشرتی تحمل و برداشت، ماحولیاتی تحفظ اور سیرت طیبہ کے دوسرے نمایاں پہلو شامل ہیں۔
4. حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ اور حدیث نبوی کے بارے میں تحقیقی مطالعات کا اہتمام کرنا تاکہ ان کے ذریعے سے نوجوان نسل کو رہنمائی فراہم کی جاسکے۔
5. تعلیم اور سیکھنے کے ایسے طریقے تجویز کرنا تاکہ سیرت النبی ﷺ کے مختلف گوشوں اور طریقوں پر عمل پیرا ہونے سے نوجوان نسل کی بہترین شخصیت سازی کی جاسکے۔
6. دنیا کے تمام خطوں اور علاقوں میں تیار ہونے والے سیرت پر ادب اور اس کے مطالعات کا تنقیدی جائزہ لینا اور اسے عام کرنا، اس تک رسائی ممکن بنانا، اسے ترجمہ کرنا اور اسے عصر حاضر کے لیے قابل اعتماد شکل میں فراہم کرنا۔
7. صوبائی تعلیمی اداروں کے ساتھ رابطہ استوار کرنا تاکہ سیرت النبی کے حوالہ سے باہم مل تقریبات کا نفرنسوں، مباحثوں اور سرگرمیوں کو منظم کیا جائے۔
8. بین الاقوامی سطح کے دینی سکالرز محققین اور تعلیمی تنظیموں کے ساتھ روابط استوار کرنے کی ذمہ داری ادا کرنا، تمام صوبوں، خطوں اور علاقوں کو اس رابطہ میں شامل کرنا تاکہ سیرۃ النبی ﷺ کو عام کرنے کے لیے مشترکہ حکمت عملی ترتیب دی جاسکے۔

9. دین اسلام کے فراہم کردہ نظام زندگی کے بارے میں پائے جانے والے مخمصوں اور غلط فہمیوں کے حوالے سے موجود خلاء چیلنجز اور مصادر کی تفتیش کرنے کی ذمہ داری قبول اور ادا کرنا۔ اور ان مسائل کے حل کے لیے فوری اقدامات کرنا۔
10. عالمی سطح پر اسلام کے خلاف پائی جانے والی بہت سی غلط فہمیوں کے جواب میں مسکت بیانیہ فراہم کرنا۔
11. نامور دانشوروں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا تاکہ ان میں سیرت طیبہ کے کلیدی اور بنیادی نکات پر اتفاق رائے قائم کیا جاسکے تاکہ ایسے متفقہ کلیدی عناصر سیرت کو تعلیم کے ذریعے سے قومی سطح پر فروغ دیا جاسکے۔
12. حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مبارکہ پر بنی انکساری، غیر مدی طور و طریقے اور آبرومندانہ طرز حیات کو فروغ دینا۔
13. قومی نصاب سازی کی کونسل کے ساتھ روابط استوار کرنا تاکہ سیرت طیبہ کے حوالے سے تصانیف، تدریسی مواد نیز رہنمائی نکات کو اختیار کرکے تسلسل کے ساتھ ان میں بہتری لائی جاتی رہے تاکہ سیرت طیبہ کے اسباق کو تحقیق پر بنی رہنمائی اور منطقی اسلوب میں علمی معاونت میسر رہے۔
14. سیرت طیبہ پر تحقیق کا کام کرنے والے دیگر نمایاں اداروں اور تنظیموں کے ساتھ روابط اور شراکت داری کرنا۔
15. مطالعہ سیرت اور علمی دانش کی ترویج کے لیے کوششیں کرنا اور باہمی تعاون بروئے کار اور شراکت داری استوار کرنا۔
16. مسانید سیرت قائم کرنے کے لیے اعلیٰ تعلیمی اداروں کو رہنمائی فراہم کرنا۔
17. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ اور اسلامی تاریخ کے اہم واقعات کی مناسبت سے تقریبات منعقد کرنے کی حکمت عملی اور لائحہ عمل مرتب کرنا۔
18. حسب ضرورت کل وقتی یا جزء وقتی محققین کی خدمات، اتھارٹی کی مقرر کردہ شرائط کے مطابق حاصل کرنا۔
19. سیرت طیبہ کے حوالے سے ٹیکنالوجی کی ترقی کے باعث عصر حاضر میں جو نظریاتی اور عملی خلاء پیدا ہو رہا ہے، اسے پر کرنا۔

امید واثق ہے کہ اس قومی رحمۃ للعالمین اتھارٹی کے قیام سے پاکستان میں مطالعہ سیرت کو اعلی پایہ کا فروغ ملے گا۔ اور مختلف قسم کے چیلنجز کو حل کرنے میں مدد ملے گی۔ اس اتھارٹی کے قیام سے ایک طرف پاکستان کو نظام مصطفی پر مشتمل فلاحی ریاست ترتیب دینے میں مدد ملے گی اور اس راستہ میں حائل بہت سے مواقع، رکاوٹیں اور مشکلات دور کی جاسکیں گی۔

حکومتی آرڈی نینس کا تحلیلی اور تجزیاتی جائزہ لینے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ اتھارٹی اور زیادہ سے زیادہ چھ ارکان پر مشتمل ہو گی جبکہ اس کا تحریری منشور اور لائحہ عمل اٹھارہ نکات رکھتا ہے۔ اس طرح اتھارٹی کا ہر نامور ماہر اور موقر رکن منشور کے تین نکات کی نگرانی کرنے اور ان تین اور مؤقر نکات پر عمل درآمد کرانے کا ذمہ دار ہو گا۔ تاہم ابھی تک یہ امر غالبا پوری طرح سے واضح نہیں ہے دار تاہم مر غالبا کہ کوئی بھی رکن کون سے تین منشوری نکات کی ذمہ داریاں سنبھالے گا۔ کیونکہ اتھارٹی کا منشور مختلف نکات رکھتے ہوئے بھی مخلوط طریقہ سے تحریر ہوا ہے۔ لہذا اتھارٹی کی متعلقہ کمیٹی یا سرپرست این شور اور ان کی ماں کیا کریں گے اگر اس طرح ہو کہ اتھارٹی میں چھ شعبے قائم کرکے ان کی الگ الگ ذمہ داریاں مقرر کی جائیں تاکہ ہر رکن اور شعبہ تن دہی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دے سکے اور بہتر نتائج سامنے آسکیں۔

پاکستان کے معروضی حالات، اس کے باشندوں کی تمناؤں، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفعت و عظمت اور رحمۃ للعالمین کے حوالے سے وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ کا اعلان ایزدی، اسلامی نظام کی وسعت نیز امت مسلمہ کی زبوں حالی اور غیر مسلموں کی دسیسہ کاریاں اس امر کا بہانگ دہل تقاضا اور مطالبہ کر رہی تھیں کہ مسلمان ایک مؤقر، مؤثر، مقتدر اور پر عزم اعلیٰ سطحی ادارہ قائم کریں، جو نہ صرف پوری امت مسلمہ کا نمائندہ ہو بلکہ وہ تمام مسلمانوں کے ایمان و عقائد کا صحیح معنوں میں محافظ بھی ہو، بلکہ وہ مسلمانوں کے آقا و مولی (فداہ امی وابی) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس اور عظمت رسالت کی ہر طرح سے حفاظت کر سکے۔ وہ ناموس رسالت کا امین، دینی اقدار کے بقا و احیا کا ابلاغ مبین کرتا ہو۔ وہ اپنی طاقت و قوت علمی سطوت، غیر جانبداری نیز وہ احقاق حق اور ابطال باطل کی اعلیٰ صفات سے مزین ہو کر مسلمانوں کا ترجمان، ان کی اُمنگوں کا محافظ اور ان کے دینی دکھوں کا مداوا کرے۔ چنانچہ اب ایک ایسی اتھارٹی منصہ شہود پر آرہی ہے، جس سے بجا طور پر ان امور کی بجا آوری اور تحمیل کی توقع کی جاسکتی ہے۔ تاہم ضروری ہے کہ اس اتھارٹی کو تمام حلقوں کا تعاون حاصل ہو بلکہ اسے ہر طرح کے محدود حکومتی دائرہ سے بالاتر کرکے اُمت مسلمہ کا نمائندہ اور ترجمان عالمی ادارہ بنایا جائے۔

اسلاموفوبیا کا مرض مغرب میں عام ہو گیا ہے۔ بغیر جائے مغرب نجانے کیوں اسلام اور مسلمانوں سے خائف اور ان کے اہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد غالبا مغرب صرف اسلام اور مسلمانوں کو ہی اپنے لیے بڑا خطرہ اور انہیں اپنا بڑا حریف تصور کرتا ہے۔ حالانکہ دہشت گردی، عسکریت پسندی، دنگہ فساد، قتل و غارت، عصمت دری، ڈاکہ زنی او اور انسانی توہین و تذلیل جیسے منفی عناصر مغربی معاشروں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ مغربی دنیا میں بھی سماجی اللہ رہتے ہیں۔ اس لیے اُمت مسلم کے خلاف جولی حوادث و واقعات پیدا ہوتے اور جابجا اُبھرنے لیے امت مسلمہ کا اجتماعی فریضہ (Collective Obligation) ہے کہ اسلام صورت حال کا نجیدگی سے جائزہ لے کر اسلام کے بارے میں مغرب کی ہے جانا نہیوں کا ازالہ کرے، تاکہ اسلام اور غیر اسلا کی یہ ایہ جنگ امن میں بدل جائے۔ تاکہ انسانیت کو امن و سکون اور آشتی میسر آئے۔

غالبا جس طرح کفر و الحاد اپنی غلط فہمیوں اور خود ساختہ غلط مفروضوں کی بدولت اسلام سے بامقصد الجھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ تصادم کے لیے ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔ بعینہ اسی طرح مسلمانوں کے مسالک اور فرقے بھی باہم ایک دوسرے سے دست و گریبان رہتے ہیں اور ہر ایک ایک دوسرے کے خلاف کفر و الحاد کی بندوقیں تانے تیار کھڑے رہتے ہیں۔ تاکہ اپنی بندوق

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

کے پہلے ہی فائر سے وہ دوسرے مسلکوں اور فرقوں کو اسلام کے دائرہ سے خارج کر دیں۔ حالانکہ انہیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ انما المؤمنون اخوۃ ایمان والے باہمی بھائی بھائی ہیں اور فرمان مصطفوی ہے۔ المؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا کہ ایمان والے باہم ایک ایسی دیوار کی مانند ہیں۔ جس کی ہر اینٹ اپنی دوسری اینٹ سے قوت اور توانائی حاصل کرتی ہے۔ اس لیے یہ قوی امید ہے کہ یہ اتھارٹی ان انسانی اور عالمی امور پر سنجیدہ توجہ مبذول کرے گی اور انسانیت کے ان مسائل کو ختم کرنے کے لیے قابل عمل لائحہ عمل دے گی۔

ہمارا مشاہدہ ہے کہ سرکاری وزارتیں، ادارے، شعبے اور تنظیمیں انتہائی جوش و جذبے سے سرشار ہو کر پُر شکوہ انداز میں وجود میں آئیں اور فعال انداز میں اپنے کام کا آغاز کرتی رہی ہیں۔ لیکن وقت گزارنے کے ساتھ ساتھ ان کا جوش و جذبہ اور فعالیت سرکاری سرخ فیتہ کی بھینٹ چڑھ جاتی رہی ہیں، کیونکہ نہ صرف انہیں مالی وسائل میسر نہیں ہوتے بلکہ انہیں مطلوبہ، ماہر اور ضروری بشری قوت Man Power بھی حاصل ہیں ہوتی نیز وسرکاری قواعد و قوانین کے رکو دھندے کا شکار ہو کر اپنی فعلیت اور کارکردگی کو دیتی ہیں اور یہ سرکاری وزارتش ااور میں کان پر تو قائم رہی ہیں یاد رکھ دی ہیں۔ جان پاکستانی ہے کی یہ ادارے اور کا (Lifeنوی رائے ہے کہ مطالعہ سیرت اس نظریاتی ملک کے لیے زندگی کی علامت(Line)ذات رسول جاتا ہے کیونکہ وہ منہ پر مل کر کے ہی ہم ہے اور کے مسلمان بن سکتے ہیں۔ ذات رسول حسنہ اس ی مارے مائین توست اتحاد و ترقی(Binding And Progressive Force)وراسی کی تعلیم مکمل کر کے ہم ان دین ویانوار کے ہیں زیر تعلیم کی ادائیگی رفاہی فلاحی ای وای ریاست مدینہ کے قیای مان بن سکتی ہے۔ اسلیے انتہائی ضروری ہے کہاں اتھارٹی کو کل خود تار (Autonomous بنا کر کھا جائے۔ اسے سرکاری ریشہ دوانوں سے بچانے کے لیے اس کے مالی وسائل کے لیے ایک وقف (Trust قائم کیا جائے اور اس خود کار طریقے سے حاصل ہونے والے کبھی ختم (Unlapsable) نہ ہونے والے مستقل مالی وسائل مہیا کیے جائیں۔

اس مقام پر ایک اور پہلو کی طرف توجہ دلانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ اتھارٹی صرف پاکستان کے لیے قائم نہیں کی گئی۔ بلکہ یہ اتھارٹی تمام مسلمانوں اور پوری امت مسلمہ کے لیے وجود میں لائی گئی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس کا عالی تشخص (Global Identity) استوار کیا جائے۔ اس کا دائرہ کار تمام مسلمانوں اور انسانوں تک وسیع ہو۔ اس میں انسان دوست منصوبے مکمل ہوں۔ نیز عالمی ادارے جیسے اسلامی کانفرنس تنظیم (OIC) اسلامی ترقیاتی بینک (IDB) رابطہ عالم اسلامی، مؤتمر عالم اسلامی، جمعیۃ الدعوۃ الاسلامیہ، کویت خیراتی فنڈ، اقراء فاؤنڈیشن ترکی کا دائرہ اوقاف مسلمانوں کی یورپی تنظیم اور شمالی امریکہ کی مسلمانوں کی تنظیم جیسے بڑے اور اہم ادارے نہ صرف اس اتھارٹی کے مدد و معاون ہوں۔ بلکہ وہ اپنے مسائل و مشکلات کا حل بھی اس اتھارٹی کے ذریعے سے حاصل کریں بلکہ وہ سب اس اتھارٹی کو فعال اور مؤثر بنانے کے لیے اسے مالی وسائل بھی فراہم کریں نیز تمام مسلمان اسے اپنا ادارہ تسلیم کریں۔ جو ان کی امنگوں کا ترجمان قرار پائے۔

عصر حاضر میں اُمت مسلمہ کو واضح طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ وہ مسلمان جو اس وقت مسلمان ریاستوں کے شہری ہیں اور وہ مسلمان جو غیر مسلم ممالک میں مقیم ہیں جن کا تناسب بالترتیب ۲۰ فیصد اور ۲۰ فیصد ہے۔ ان دونوں قسم کے مسلمانوں کے اپنے اپنے نظریاتی اور تعبیراتی مسائل ہیں۔ تاہم ان دونوں قسم کے مسلمانوں میں سے ان مسلمانوں کے بے تار تعمیر اور پیچیدہ مسائل میں جو غیر مسلم ممال میں مقیم ہیں۔ جن میں ان کا بطور مسلم تشخص، طلال خوراک نوجوانوں کی شادیاں مسلم بچوں کی تعلیم و تربیت علم غیر مسلم تعلقات، نیز قرآن مجیدیت طلبہ کی تدریس تعلیم ایسے مسائل ہیں جنکی طرف اتاری شوری اور وری بر پر توجہ اور سیرت و مبذول کرے۔

بادی النظر میں رحمۃ للعالمین اتھارٹی کا منشور مدل، منظم اور مرتب معلوم ہوتا ہے اور وہ عصر حاضر کے اسلام اور مسلمانوں کے قریباً سبھی پہلوؤں کا بھرپور انداز میں احاطہ کرتا ہے۔ تاہم اس میں اقلیات کے مسائل کو سیرت النبی کی روشنی میں حل کرنے کی طرف توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ جو مسلمان غیر مسلم ریاستوں کی اقلیات ہیں ان سے ہجرت حبشہ کی روشنی میں برتاؤ کرنے کا تقاضا ہے اور جو غیر مسلم اقلیتیں مسلم ریاستوں میں رہائش پذیر ہیں۔ انہیں میثاق مدینہ کی تعلیمات کے مطابق حقوق عطا ہوں۔ مزید بر آں مظلوم اقلیتوں کے لیے بھی سیرت طیبہ سے استفادہ کر کے ایک خاکہ (Road Map) فراہم کیا جائے۔ مطالعہ سیرت، تفہیم سیرت، اشاعت سیرت اور عمل سیرت کے بغیر پاکستان نظریاتی، قانونی، اخلاقی اور عملی طور پر نامکمل اور ادھورا رہتا ہے۔ سیرت کی اس اہمیت کو بانیان ریاست اور محبان پاکستان نے بھی سدا محسوس کیا اور اس کی کو پورا کرنے، نیز پاکستان میں اس خلاء کو پر کرنے کی انہوں نے وقتاً فوقتاً کوششیں بھی کی ہیں۔ چنانچہ منتخب جامعات میں مسانید سیرت کا قیام، جامعہ پشاور اور بین الاقوامی یونیورسٹی میں شعبہ سیرت کا آغاز، ادارہ تحقیقات اسلامی میں عالمی سیرت سنٹر کا وجود، وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام قومی سیرت کانفرنسوں کا سالانہ انعقاد، قومی سطح پر سیرت انعامات کا دیا جانا، اشاعتی اور طباعتی اداروں کا سیرت کتب کا اعلیٰ پیمانہ پر چھاپنا اور مصنفین کا لوجہ اللہ کتب سیرت تحریر کرنا، ان کوششوں کے چند مظاہر اور جھلکیاں ہیں۔ جن کی افادیت، اثر پذیری اور خدمت سیرت النبی سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم یہ سب انفرادی اور غیر مربوط کوششیں ہیں جنھیں یکجا کر کے اور باہم مربوط (Integrate) کرنے کی نہ صرف اشد ضرورت ہے بلکہ ایک مربوط اور مرتب لائحہ عمل کے تحت لا کر ان سب کا قبلہ درست کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اس لیے بجا طور پر یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ رحمۃ اللعالمین اتھارٹی یہ فریضہ سرانجام دے کر پاکسان میں مطعہ میر سے تخلیی فرسادے کی اور مطالعہ سیرت کے مستقبل کے لیے یہ ایک دلیل بنے گی۔

سیرت طیبہ کے حوالے سے اُمت مسلمہ اس امر کی مقروض معلوم ہوتی ہے کہ مسلمان آج تک کے افضل ترین انسان اپنے نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معتبر، مستند، مدلل اور مکمل سوانح عمری (Biography) ترتیب دینے سے قاصر رہے ہیں۔ لہذا خیال کیا جاتا ہے کہ اس کمی کی تکمیل اُمت مسلمہ کے ذمہ ایک فرض کفایہ ہے۔ اس کی ادائیگی

کے بغیر تمام مسلمان جواب دہ اور گنہگار قرار پائیں گے۔ اس لیے ضروری ہے کہ رحمۃ للعالمین اتھارٹی یہ چیلنج قبول کرے، نبی محتشم علیہ الصلوۃ والسلام کی مستند، معتبر او متفق سوانح عمری ترتیب دے کر امت مسلمہ کی طرف سے یہ فرض کفایہ ادا کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مستند اور مدلل سوانح عمری کی ضرورت سد اشدت سے محسوس کی جاتی ہے۔

سیرت طیبہ کا وسیع تر مواد متعدد اور متنوع مصادر و مآخذ میں منتشر شکل میں موجود ہے۔ اس بکھرے ہوئے تمام مواد سیرت کو زمانی ترتیب (Coronological Order) سے یکجا جمع کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ تاکہ اس کا تحقیقی تحلیلی اور تنقیدی مطالعہ کر کے اس میں سے سیرت طیبہ کے اصلی اور الحاقی مواد کو جدا جدا کیا جاسکے۔ اس اہم کام کو انجام دے کر رحمۃ للعالمین اتھارٹی نہ صرف اصلی سیرت نبوی کو نکھار کر عام کر سکتی ہے بلکہ وہ معترضین سیرت کو بھی دندان شکن جواب دے سکتی ہے۔

سیرت نگاروں کو جن بڑے بڑے مسائل اور مشکلات کا سامنا ہمیشہ سے رہا ہے ان میں تواریخ سیرت کا مسئلہ سر فہرست ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے بیشتر واقعات، حوادث، واقعات سیرت، نیز اس دور کے تاریخی، سماجی، قبائلی اور معاشرتی امور کے وقوع کی تواریخ اور سنین میں اس قدر اختلاف، اضطراب اور تضاد دکھائی دیتا ہے کہ ماہرین سیرت بھی سر پکڑ کر رہ جاتے ہیں اور انہیں کامیابی کی کوئی راہ سوجھائی نہیں دیتی۔ اس لیے توقع ہے کہ رحمۃ للعالمین اتھارٹی، علمی بنیادوں پر ایسے اصول و قواعد وضع کرے گی جن کی روشنی میں اس ملی مسئلہ کو حل کیا جاسکے۔ تاکہ متفقہ پر واقعات و حوادث سیرت در حقیقت ایسے اصول و قواعد ہیں جنہیں سمجھ کر، ان کی تحلیل و سیرت طیبہ پر لکھی گئی متقدمین اور متاخرین کی بہت سی اہم کتب و تصانیف ایسی ہیں جو ابھی ایک منصہ شہود پر نہیں آئیں۔ ایسی تصانیف کے نہ صرف سیرت کی اُمہات الکتب میں حوالے لتے ہیں بلکہ عالمی کتب خانوں میں ایسے مخطوطات کی فہارس بھی موجود ہیں۔ نیز دنیا میں ایسے مخطوطات کے نسخے بھی جگہ جگہ محفوظ ہیں اس لیے رحمۃ للعالمین اتھارٹی کی یہ ذمہ داری معلوم ہوتی ہے کہ وہ سیرت طیبہ پر موجود ایسے قلمی اور غیر مطبوعہ نسخے تلاش کر کے جمع کرے۔ انہیں تحقیق تدقیق (Research And Editing) کے مراحل سے گزار کر نہ صرف طبع کے زیور سے آراستہ کرے بلکہ انہیں چار دانگ عالم میں عام بھی کرے۔ یقیناً یہ سیرت نبوی اور علم کی عظیم خدمت ہو گی۔

محققین و ماہرین سیرت اس امر کی شدت سے ضرورت محسوس کر رہے ہیں کہ انہیں میسر آئے جس کا(Methodology of Seerah Writing)بارت نگاری کا سنج انسی میں فقدان رہا ہے اور حالیہ سالوں میں بعض نامور ماہرین سیرت نے اس موضوع پر لکھے کا آغا کیا ہے۔

اس لیے نہایت ضروری ہے کہ ایک معبر مستند در حمل سیرت نگاری کا سب مرتب ہو رہا ہو تا کہ آکندہ سیر نگاری کے مطابق اپنی کاوشیں مرتب کریں۔ تاکہ سیرت نگار میں الی کی تحقیق کو فروغ ملے اور سیرت کے موضوع پر کی جانے والی تقی سمند اور اہل ہو۔ تحقیق مند اور اہل ہو۔

رحمۃ للعالمین اتھارٹی کے قیام سے محبان پاکستان کو بجا طور پر یہ قوی امید حاصل ہوئی ہے کہ پاکستان میں پیغام سیرت اس قدر عام ہو گا کہ اس کی گونج ہر پاکستانی کو یوں حاصل ہو گی کہ وہ اس پیغام عام (General Message) میں سے اپنے لیے ہدایت اور تعلیمات کے موتی منتخب کر کے اپنی زندگی میں لاگو کر سکے گا۔ اس طرح پاکستانیوں کی زندگی میں ایک ایسا انقلاب برپا ہو جائے گا جس کا خمیر سیرت نبوی سے اٹھایا جائے گا اور یوں اسلامی جمہوریہ پاکستان بجا طور پر اور فعال انداز میں مدینہ کی فلاحی اور رفاہی ریاست کے قیام کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔ اس لیے رحمۃ للعالمین اتھارٹی کا قیام نہ صرف نیک شگون ہے بلکہ پاکستان کو ریاست مدینہ کی طرز رواں دواں کرنے کی طرف یہ ایک اہم اور فعال قدم ہے جس کا بہر حال تمام مسلمان یقیناً خیر مقدم کریں گے۔

قومی رحمۃ للعالمین اتھارٹی کے لیے آئندہ کا لائحہ عمل تجاویز و سفارشات

1. اعلیٰ تعلیمی کمیشن (H.E.C) نے ایک قومی کمیٹی تشکیل دی ہے جو وطن عزیز کے ماہرین سیرت طیبہ ﷺ اور ماہرین سماجی علوم پر مشتمل ہے۔ جس نے تجویز کیا ہے کہ پاکستان کے آٹھ ممتاز جامعات میں سماجی علوم اور مطالعہ سیرت کے شعبے قائم کیے جائیں۔ ہر جامعہ مذکورہ بالا موضوعات میں سے کسی ایک موضوع پر تحقیقی اور تدریسی سرگرمیوں کا ذمہ دار ہو اور ایک ماہر سیرت اور ماہر سماجی علوم اس پر عمل درآمد کرانے کا ذمہ دار ہو، جس پر اُس کا تقرّر کیا جائے۔ قومی رحمۃ للعالمین اتھارٹی سے منظم بنانے کی کوشش کرے۔ جبکہ مسانید سیرت کو نئی قوت، نیا لائحہ عمل اور جدید منصوبوں سے آراستہ کر کے ان کا احیاء کیا جائے۔ اور انہیں مزید متحرک اور فعال بنایا جائے۔ جو وقت کی اہم ضرورت بھی ہے اور اپنی جگہ متعلقہ اداروں کا اہم اور مستحسن اقدام بھی ہے۔
2. تاہم اس امر کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں سیرت طیبہ ﷺ کو ایک اہم مضمون قرار دے کر اسے انسانی زندگی کے تمام شعبہ اور سب پہلوؤں میں متعارف کرایا جائے۔ نیز سماجی علوم کے ساتھ ساتھ زندگی کے دیگر شعبوں میں بھی اس ہدایت کو عام کیا جائے۔ تاہم ایسا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ قومی رحمۃ للعالمین اتھارٹی کے ذمّہ داران ان ضروری پہلوؤں پر توجہ دیں، جو نہ صرف ابھی تک گمنامی میں ہیں، بلکہ ان کی تکمیل کر کے ہی ہم ایک جانب سیرت طیبہ ﷺ کو انسانی زندگی کا مکمل حوالہ بنا سکیں گے، تو دوسری جانب ہم ان مسانید کو حقیقی معنوں میں فعال، مستحکم اور نتیجہ خیز بنا سکیں گے۔ نیز پاکستان کو اسلامی جمہوری، رفاہی اور فلاحی ریاست بنانے کے خواب کو حقیقت کا روپ دے سکیں گے۔ اس لیے ہم ایسے نکات کی نشان دہی کرتے ہیں جنھیں اپنا کر ہم قومی رحمۃ للعالمین اتھارٹی اور مسانید سیرت کی وسعت، افادیت اور دائرہ کار میں اضافہ کر سکتے ہیں ، یہ نکات صرف تجاویز ہیں۔ جن پر مزید غور کیا جائے۔
3. خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح حیات کے حوالے سے لاتعداد کتب، تصانیف اور موضوعات آج بھی مسلم محققین کا پسندیدہ موضوع ہے۔ لیکن پیغمبر اسلام ﷺ کی ایک معتبر، مستند اور مصدقہ سوانح حیات ابھی تک میسر نہیں ہے۔ یہ کام امت مسلمہ پر قرض ہے کہ وہ اس محسن انسانیت کی ایک ایسی سوانح حیات مرتب کر کے انسانوں کو

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

فراہم کرے، جو تضادات، اختلافات، مبالغوں، خود ساختہ کہانیوں، قیاس آرائیوں، غیر ضروری اضافوں اور ہر طرح کی زمانی اور ثقافتی ملاوٹوں اور آمیزشوں سے مبرّا اور پاک ہو۔ اس میں خالق کون و مکان کے پیدا کردہ افضل ترین انسان کی زندگی کا ہر پہلو اور ہر واقعہ بالکل واضح اور شفاف اسلوب میں بیان ہو، جس میں کوئی اختلاف یا شک وشبہ نہ ہو نیز وہ اس طرح سے مکمل ہو کہ اس کا کوئی پہلو تشنہ نہ ہو۔ ریاست پاکستان کے اہل علم وفن اور قومی ادارے اسکی تکمیل کر کے امت مسلمہ اور انسانیت کو ایک بہترین تحفہ دے سکتے ہیں۔

4. سیرت طیبہ ﷺ بلاشبہ انسانی زندگی کے تمام اجزاء اور سب پہلوؤں تک وسیع ہے۔ اس لیے یہ مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ محسن انسانیت کی حیات طیبہ، احادیث مبارکہ، اُسوہ حسنہ اور اخلاقی اقدار کے اس پہلو کو پوری ذمہ داری، محنت اور جانفشانی سے ادا کریں اور ایک ایسا وسیع تر منصوبہ ترتیب دیں، جس میں انسانی زندگی کے تمام گوشے شامل ہوں۔ اس منصوبہ پر دو طرح سے عمل در آمد کیا جا سکتا ہے۔ کہ انسانی زندگی کے ہر پہلو اور ہر گوشہ پر ایک الگ کتاب تیار کر کے انسانی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے مہیا کی جائے۔ بعد میں ان کتب، مقالات، مضامین اور شحات قلم کو یک جا جمع کر کے الفبائی ترتیب سے طبع کر دیا جائے۔ اس طرح سیرت طیبہؐ کا ایک دائرہ معارف تیار ہو جائے گا۔ تاہم اس منصوبے کی تکمیل و تنفیذ میں بہت سی عملی مشکلات در پیش ہوں گی۔ اس لیے دوسرا طریقہ یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ آغاز سے ہی سیرت طیبہ کے دائرہ معارف کا منصوبہ تشکیل دیا جائے۔ اور ابتداء ہی سے اسے زیادہ سے زیادہ وسیع اور جامع بنایا جائے۔ اس انسائیکلوپیڈیا کے مختلف اجزاء کی تدوین تصنیف بیک وقت اس طرح کی جا سکتی ہے کہ اس دائرہ معارف سیرت کا سارا کام آٹھ شعبوں میں تقسیم کر کے مختلف یونیورسٹیز میں قائم سیرت چیئرز کے سپرد کر دیا جائے جیسے آج پاکستان میں سموگ، ماحولیات کا مسئلہ ہے اس کو دینی تعلیم، نصاب سازی اور سیرت کے حوالہ سے کیسے حل کیا جا سکتا ہے اسی طرح معاشیات و سماجیات کے مسائل میں تقسیم کر دیا جائے اور اس کی تکمیل کے مراحل اور اہداف متعین کر کے جامعات کو اس کی تکمیل کا پابند بنایا جائے۔ اس طرح یہ کام قلیل مدت میں مکمل ہو سکتا ہے۔

5. جدید مصادر کی دستیابی، رُواۃ کی تعداد کا تعیّن، کمپیوٹر کا عام استعمال اور تربیت یافتہ و افرادی قوت موجود ہونا چند ایسے عوامل ہیں جو نہ صرف سیرت نگاری میں انتہائی مفید اور مدد و معاون ہیں بلکہ وہ دیگر سماجی علوم کی تعمیر و ترقی کیلئے بھی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس لیے مسانید سیرت کے لیے ضروری ہے کہ پہلے وہ "سیرت نگاری کا منہج" متفقہ طور پر تشکیل دیں۔ اس کے مطابق سیرت نگاروں کی تربیت کریں اور بعد ازاں وہ سیرت طیبہ ﷺ کے رواۃ، سیرت طیبہ ﷺ کے پورے مواد اور سیرت طیبہ ﷺ کی معلومات کو پرکھیں، ان تمام امور کی درجہ بندی کریں۔ صحیح، ثقہ اور درست معلومات کو ضعیف، موضوع اور زبان زدِ عام معلومات سے الگ کریں یہ ایک انتہائی اہم اور مفید کام ہے۔ جو ایک جانب سیرت طیبہ ﷺ کی ثقہ معلومات مہیا کرے گا، تو دوسری طرف اس کام کی تکمیل سے مستقبل کی سیرت نگاری مستند مواد کی بنیاد پر ہی ممکن ہو گی۔

6. جس طرح مشکل القرآن، مشکل الحدیث، مشکل اسماء الرجال اور مشکل الفقہ کے مضامین پر مصنفین نے قلم اُٹھایا اور ان موضوعات پر مثالی کتب مدوّن کی ہیں۔ اسی طرح "مشکل السیرۃ" کے موضوع پر بھی کام کرنا نہ صرف سیرت نگاری کی مشکلات کا حل فراہم کرے گا بلکہ اس طرح سیرت نگاری کے بہت سے عصری تقاضے اور ضرورتیں بھی پوری ہو سکیں گی۔ جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح نگاری میں سب سے مشکل موضوع تواریخ اور ماہ و سال کے تعیّن کا ہے۔ کہ سیرت طیبہ ﷺ کا کونسا واقعہ کس دن، ماہ یا سال میں پذیر ہوا۔ یہ مسئلہ آغاز سے لیکر آج تک حل نہیں ہوا، بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ پہلو مزید پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کی ہمیشہ سے شدید ضرورت محسوس ہوتی رہی ہے۔ ہماری رائے میں یہ مسئلہ اس لیے پیدا ہوا کہ بعثت نبوی ﷺ کے وقت عرب معاشرے میں نہ صرف بہت سی تقاویم رائج تھیں۔ بلکہ ان کے ہاں "نسیٔ" کا رواج بھی عام تھا۔ اس عہد کے عرب معاشرے میں نہ صرف ہر قبیلے کا اپنا اپنا کیلنڈر ہوتا تھا۔ بلکہ مکی اور مدنی کیلنڈر بھی الگ الگ تھے نیز "نسیٔ" کے رواج پر عمل کرتے ہوئے عرب سردار اور عرب قبائل مہینوں کے دنوں میں بھی کمی بیشی کرتے رہتے تھے۔ مزید برآں مہینوں میں تقویم تاخیر کرتے رہتے تھے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مستند اور ثقہ سوانح عمری ترتیب دینے کی ضرورت پوری کرنے کے لیے عرب تقویم (Arab Calendar) کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ کہ مختلف قبائل اور مختلف مقامات کے رُواۃ کی بیان کردہ تواریخ سیرت میں موافقت اور ہم آہنگی قائم کر کے تواریخ سیرت درست کی جا سکیں۔ جو ایک بڑی علمی خدمت ہو گی۔

7. میری رائے میں مستشرقین اور غیر مسلم مصنفین نے اسلام اور مسلمانوں کے تناظر میں سب سے زیادہ اور رکیک اعتراضات سیرت مطہرہ کے متنوع شعبوں پر کیے ہیں، مارگولیتھ سے لیکر منٹگمری واٹ اور جان اسپوسیٹو تک سب غیر مسلم مصنفین نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مستودہ صفات کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ جس کا جواب دینا مسلمان اہل علم و فن کی دینی اور ملی ذمہ داری ہے۔ مسلمانوں نے یہ ذمہ داری ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ لیکن ان کا اسلوب قائدانہ نہیں بلکہ معذرت خواہانہ رہا ہے۔ چنانچہ سر سید احمد خان، مولانا شبلی نعمانی اور علامہ سید سلیمان ندوی سے لیکر اب تک سب نے کسی نہ کسی اسلوب میں سیرت طیبہ ﷺ کے بہت سے پہلوؤں پر معذرت خواہانہ رویہ اپنایا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ سیرت طیبہؐ کے حوالے سے قائدانہ اسلوب (Leading Role) اپنایا جائے۔ ایسا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ سیرت نگار سیرت نگاری میں اسلوب روایت، اسلوب درایت، اسلامی منہاجیات، مغربی اسلوب تحقیق اور عصر حاضر کی متداول اور مروجہ زبان میں بخوبی مہارت رکھتا ہو۔ تا کہ وہ عصر حاضر کو سیرت طیبہ ﷺ کا پیغام مؤثر اور مستند طریقہ سے پہنچا سکے۔

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

8. سیرت طیبہ ﷺ ایک حیاتیاتی موضوع (Biological Subject) ہے۔ جس طرح انسانی زندگی متنوع جہات رکھتی ہے اور یہ جدید مسائل و مشکلات سے دوچار ہوتی رہتی ہے بعینہ اسی طرح سیرت طیبہ ﷺ میں جدید موضوعات اور مضامین کا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ سیرت مبارکہ کا ہر پہلو سراسر بہار ہے۔ اس لیے یہ عمل آج بھی جاری ہے اور مستقبل کا سیرت نگار بھی اس تبدیلی اور اضافے سے دوچار ہوگا۔

لَاتَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَلَى كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ۔ [12]

اس لیے قومی رحمۃ للعالمین اتھارٹی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس صورت حال پر فوراً بھرپور توجہ دے۔ نیز ان مسائل و مشکلات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے مستقبل کی منصوبہ سازی کرے۔ اس مقام پر سیرت طیبہ کے چند جدید موضوعات کی فہرست بطور نمونہ شامل کی جارہی ہے۔ اس فہرست میں مزید موضوعات کا اضافہ ہوتا رہے گا۔

سیاسیات سیرت، سیرت طیبہ ﷺ اور سفارت کاری، عسکریات سیرت، اجتماعیات سیرت، نفسیات سیرت، وثائق سیرت، سوانح عمری کے جدید آفاق، تقویم سیرت، مشکلات سیرت، اداریات سیرت، سلاطین اور حکمرانوں کو لکھے گئے خطوط، مستقبلیات سیرت، معاشیات سیرت، سیرت طیبہؐ میں سراغ رسانی ہجرت حبشہ کے اسباب و مضمرات، بین الاقوامی قانون اور سیرت، طب نبوی ﷺ سیرت کا موضوعاتی پہلو، سیرت کا مناظراتی ادب، کتب سیرت کی درجہ بندی، جغرافیہ سیرت، آثار سیرت، کتب سیرت کی زبانیں، فہارس کتب سیرت، رجال سیرت، اسلامی علوم وفنون اور سیرت مخطوطات سیرت، خصائص و معجزات سیرت، جزیات سیرت، اسرائیلیات سیرت اور مستقبل سیرت وغیرہ۔

ماہرین باہم مشاورت کے ساتھ موضوعات طے کرسکتے ہیں۔

جیسا کہ سابقہ سطور میں واضح ہے کہ سیرت طیبہ ﷺ کوئی جامد موضوع نہیں ہے بلکہ متحرک اور سدا بہار مضمون ہے۔ اس میں نئے موضوعات کا پیدا ہونا اور موضوعات میں جدّت کا سامنے آنا نیز ذیلی موضوعات کا وجود میں آنا معمول کی بات ہے۔ اس لیے آج کے انسان اور عصر حاضر کے مسلمان کو جو مسائل اور مشکلات درپیش ہیں، وہ سبھی سیرت طیبہ کا موضوع ہیں، چنانچہ اگر انسان خلاء (Space) میں عمل دخل کرتا یا کسی اور سیارے پر قدم جماتا اور آباد ہوتا ہے، تو انسان اور مسلمان کو وہاں بھی سیرت طیبہ ﷺ کی ہدات اور رہنمائی مطلوب ہوگی۔ اس لیے سیرت کا مستقبل ایک اہم اور دلچسپ پہلو ہے۔

سیرت طیبہ کے قدیم وجدید موضوعات پر کام کرنے کے لیے محققین کے لیے ضروری ہے کہ وہ سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصلی مصادر تک رسائی رکھتے ہوں۔ ان بنیادی مصادر سے استفادہ کرکے سیرت طیبہؐ کے موضوعات اور تحلیل کرنے کی صلاحیت سے بھی بہرہ ور ہوں۔ انہیں مشرقی زبانوں، غیر ملکی زبانوں اور جدید مناہج تحقیق پر مکمل عبور حاصل ہو۔ وہ انسان اور مسلمانوں کے عصری مسائل سے بخوبی آگاہ ہوں۔ مزید برآں وہ تحقیق کی تربیت اور تحقیقی رجحانات سے بھی آگاہی رکھتے ہوں۔ تاکہ وہ نہ صرف سیرت نگاری کا حق ادا کرسکیں بلکہ وہ وطنِ عزیز کے استحکام اور ترقی میں خاطر خواہ کردار ادا کرسکیں۔

قومی رحمۃ للعالمین اتھارٹی کے پروگرام میں تحقیق کو خصوصی اہمیت حاصل ہونی چاہیے۔ کیونکہ مستقبل میں اعلیٰ تعلیمی ادارے تعلیم و تدریس سے کم اور تحقیق سے زیادہ پہچانے جائیں گے۔ مزید برآں مسلمانوں کو اقوام عالم میں اپنا مقام حاصل کرنے کے لیے تحقیق پر زیادہ انحصار کرنا ہوگا۔ جبکہ سیرت طیبہ ﷺ کے موضوعات پر تحقیق کرنا مسلمانوں کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ اس لیے سیرت طیبہ ﷺ کے اداروں کے لیے ناگزیر ہے کہ وہ تحقیقی منصوبوں کو پہلی ترجیح کے طور پر اپنائیں اور عصری تقاضوں کے مطابق انفرادی تحقیق کی جگہ اجتماعی تحقیق (Collective Research) کو رواج دیں۔ تاکہ اجتہادی ضرورتیں پوری ہوں اور سیرت طیبہؐ کے موضوعات میں گہرائی پیدا ہو نیز سیرت مبارکہ کے جدید اور مشکل موضوعات کی کم وقت اور بہت انداز میں تکمیل ہو۔

سیرت طیبہ ﷺ کے متعلقہ ایسے موضوعات جن پر علمی و تحقیقی کام کرنے کی ضرورت ہے راقم کی کتاب پاکستانی یونیورسٹیز میں علوم الحدیث والسیرہ کے اُردو تحقیقی مقالات کا اشاریہ؛ تجزیہ ولائحہ عمل میں تقریباً 600 کے چھ صد کے قریب موضوعات کی طرف رہنمائی ونشاندہی کی گئی ہے۔

کیونکہ سیرت طیبہؐ ہی واحد ایسا نمونہ عمل ہے جس کے ذریعے سے ہر صاحب ایمان روحانی نعمتوں کے بلند ترین مدارج تک پہنچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اصل منزل تک پہنچنے کیلئے صرف طریقہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رہنمائی فرمائی ہے جو سیرت طیبہ ﷺ کے ذریعے سے ہر انسان کے سامنے واضح ہو جاتا ہے اصل منزل وہی ہے جہاں تک رسول اللہ ﷺ کا طریقہ پہنچتا ہے جو منزل اس راستے سے نہیں ملتی وہ منزل مقصود و مطلوب ہی نہیں "المحجّۃ البیضاء" یعنی چمکتا ہوا سیدھا راستہ وہی ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم ثبت ہیں۔ محققین، سیرت نگاران کی تمام کوششیں امت کو اسی راستہ پر چلانے کیلئے ہونی چاہئے جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم حضرت محمد خاتم النبیّین ﷺ سے اعلان کروایا۔

"وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِـيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ" [13]

"اور یہ کہ یہ میرا راستہ سیدھا ہے پس اس پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو وہ تمہیں اس راستہ سے جدا کردیں گے، اس نے تمہیں اس کا حکم دیا تاکہ تم پرہیز گاری اختیار کرو۔"

[12] جامع ترمذی، باب ماجاء فی فضل القرآن، حدیث 2906

[13] الانعام:153

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ ذی قدر ہے:

قد تركتكم على البيضاء، لَيْلُهَا كَنهَارِها ، لا يَزِيغُ عَنْهَا بعدي إلا هالك .[14]

"یقیناً میں تمہیں روشن شریعت پر چھوڑ رہا ہوں۔اس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے،میرے بعد اس سے صرف وہی کج روی اختیار کرے گا جو ہلاک ہونے والا ہے۔"

مطالعہ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فروغ کیلئے عملی اقدامات اٹھانے کی اشد ضرورت ہے۔ جس میں بنیادی طور پر حکومتی سطح پر مزید سیرت چیئرز کیلئے قومی اسمبلی اور سینٹ سے باقاعدہ Act منظور کروایا جائے اور سیرت چیئرز کیلئے الگ عمارتیں قائم کی جائیں جس میں لائبریری، کمپیوٹر لیبارٹریز، جدید تحقیقی سہولیات انٹرنیٹ وغیرہ فراہم کیے جائیں۔

سیرت چیئرز کو سماجیات کے مطالعہ سے ہم آہنگ کرنے کیلئے یقیناً اہم چیئرز قائم کی جائیں جس کے تناظر میں اہم تحقیقی و تالیفی کام سامنے آئے مگر دو سال کے بعد ان کا یہ عمل رک گیا،ان کی تنسیخ یا توسیع کے متعلق باقاعدہ کوئی احکامات کا حال جاری نہیں کئے گئے لگتا یہ ہے کہ یہ مبارک عمل بھی سیاست زدہ ہو رہا ہے گزارش یہ ہے کہ اس پاکیزہ وباسعادت عمل کو سیاست زدہ ہونے سے بچایا جائے اور سالانہ بنیادوں پر مسابقتی عمل کے ذریعے اس منصوبہ کو آگے بڑھایا جائے۔اور Merit کے مطابق ایسے ماہرین علم وفن شعبہ سیرت میں نمایاں کام کرنے والے افراد کو Appoint کیا جائے اسی سے مؤثر کام اور رہنمائی سامنے آئے گی۔

[14] ابن ماجہ، محمد بن یزید، القزوینی، السنن، دار السلام للطبع والنشر، الریاض 1999ء، حدیث 43